رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر

الہام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۔۔ ششماہی ۔۔ سہ ماہی ۔۔

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ ۔ قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان ۔۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | ۲۵ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۶ جون ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۳۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ جون ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو مسوڑھوں سے آرام ہے ۔ لیکن انتڑیوں کی تکلیف ابھی باقی ہے ۔ احباب دعائے صحت کریں ۔ آج حضور کی علالت کی وجہ سے خطبۂ جمعہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا

۳ ۔ جون بعد نماز مغرب مجلس ارشاد کے زیر اہتمام "پرانی اور نئی تہذیب" پر بزبان انگریزی مناظرہ ہوا ۔ جلسہ کے صدر خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال تھے ۔ اور جج مولوی ذوالفقار علی خان صاحب ۔ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی ۔ اے ۔ اور ملک عمر علی صاحب بی اے تھے ۔ ججز نے نئی تہذیب پر بولنے والوں کی تقریروں کو اعلیٰ قرار دیا ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

زمین کا گندہ کیڑا چھوڑ دو ۔ تا آسمان کا چمکیلا ہیرا تمہیں عطا ہو

"نجات کوئی ایسی شے نہیں ہے ۔ جو اس دنیا کے بعد ملے گی ۔ سچی اور حقیقی نجات اسی دنیا میں ملتی ہے ۔ وہ ایک روشنی ہے ۔ جو دلوں پر اترتی ہے ۔ اور دکھا دیتی ہے ۔ کہ کونسے ہلاکت کے گڑھے ہیں ۔ حق اور حکمت کی راہ پر چلو ۔ کہ اس سے خدا کو پاؤ گے ۔ اور اپنے دلوں میں گرمی پیدا کرو ۔ تا سچائی کی طرف حرکت کر سکو ۔ بدنصیب ہے وہ دل ۔ جو ٹھنڈا پڑا ہے ۔ اور بدبخت ہے وہ طبیعت جو افسردہ ہے ۔ اور مردہ ہے وہ کانشنس جس میں چمک نہیں ۔ پس تم اس ڈول سے کم نہ رہو ۔ جو کنوئیں میں خالی گرتا ۔ اور بھر کر نکلتا ہے اور اس چھاننی کی صفت مت اختیار کرو ۔ جس میں کچھ بھی پانی نہیں ٹھہر سکتا ۔ اور ایک راہ سے آتا ۔ اور دوسری راہ سے چلا جاتا ہے ۔ کوشش کرو ۔ کہ تندرست ہو جاؤ ۔ اور وہ دنیا طلبی کے تپ کی زہریلی گرمی دور ہو جائے جس کی وجہ سے نہ آنکھوں میں روشنی ہے ۔ نہ کان اچھی طرح سن سکتے ہیں ۔ نہ زبان کا مزہ درست ہے ۔ اور نہ ہاتھوں میں زور اور نہ پیروں میں طاقت ہے ۔ ایک تعلق کو قطع کرو ۔ تا دوسرا تعلق پیدا ہو ۔ ایک طرف سے دل کو روکو ۔ تا دوسری طرف دل کو راہ مل جائے ۔ زمین کا گندہ کیڑا پھینک دو ۔ تا آسمان کا چمکیلا ہیرا تمہیں عطا ہو ۔ اور اپنے مبدا کی طرف رجوع کرو ۔ وہی مبدا جبکہ آدم اس خدائی روح سے زندہ کیا گیا تھا ۔ تا تمہیں تمام چیزوں پر بادشاہت ملے ۔ جیسا کہ تمہارے باپ کو ملی ۔" (ریویو آف ریلیجنز [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رباعیات

طریقِ تبلیغ

کمربستہ رہِ حق میں۔ علم بردوش ہو جاؤ
زباں تبلیغ پر کھولو۔ سراپا جوش ہو جاؤ
مگر یہ جوش۔ جوشِ نفس سے بالکل مُبرّا ہو
نہیں تو اِس سے بہتر ہے حسنؔ خاموش ہو جاؤ

احمدی بچو!

خُدا رکھے تمہیں بچو۔ سراپا ہوش ہو جاؤ
اگر تم احمدی ہو۔ احمدیت کوش ہو جاؤ
کرو شیروں کو شرمندہ بوقت امتحاں۔ لیکن
جہاں ہو احتمالِ شر وہاں خرگوش ہو جاؤ

حسن رہتاسی

موصیان و عہدداران کی توجہ کے لئے اعلان

۱۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصےٰ میں ایک تقریر فرمائی۔ جس میں ارشاد فرمایا۔ کہ علاوہ حصہ جائداد کے حصہ آمد کی وصیت بھی دوستوں کو کرنی چاہیئے۔ اس تقریر سے متاثر ہو کر بہت سے موصیوں نے حصہ آمد کی وصیتیں کیں۔ مگر کچھ حصہ موصیوں کا ایسا باقی ہے۔ جس نے باوجود آمدنی رکھنے کے حصہ آمد کی وصیت نہیں کی کچھ عرصہ کے بعد مشاورت ۱۹۳۵ء میں حصہ آمد کی وصیت کے متعلق کافی بحث کے بعد حضور نے فیصلہ فرمایا۔ کہ ہر موصی کو جو علاوہ جائداد کے کوئی اور ذریعہ آمدنی رکھتا ہو ضرور حصہ آمد کی وصیت کرنی چاہیئے۔ یعنے ایسے موصی کے لئے حصہ آمد کی وصیت کرنی ضروری ہے۔ اس فیصلہ کے بعد بہت موصیوں نے ادائیگی حصہ آمد کے متعلق لکھ دیا۔ مگر ابھی تک بعض موصی ایسے ہیں۔ جن کو علاوہ اور جائداد کے اور آمدنی بھی ہے۔ مگر انہوں نے ابھی تک حصہ آمد دینا شروع نہیں کیا۔ فرداً فرداً تو ایسے دوستوں کو خطوط لکھے گئے ہیں۔ مگر اب بذریعہ اعلان عہدداران جماعتہائے احمدیہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اس وقت تک جن موصیوں نے حصہ آمد ادا کرنا شروع نہیں کیا۔ انہیں خاص طور پر توجہ دلا کر حصہ آمد وصول کیا جائے۔ جو موصی صاحبان باوجود توجہ دلانے کے پھر بھی حصہ آمد ادا نہیں کرتے۔ اُن کے نام رپورٹ کے ساتھ دفتر ہذا میں بھیج دیئے جائیں۔ تا کہ ان کے نام مجلس میں پیش کر کے مناسب کارروائی کی جائے۔

(سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

بستی رنداں میں تبلیغی جلسہ

۲۹ تا ۳۱ مئی احمدیان بستی رنداں نے اپنا سالانہ جلسہ مقرر کیا ہوا تھا۔ جس کے لئے جناب مولوی غلام رسول صاحب و چودہری محمد شریف صاحب ڈیرہ غازی خاں سے تشریف لائے۔ بستی رنداں شہر ڈیرہ غازی خاں سے چوبیس میل کے فاصلہ پر دریائے سندھ کے کنارے واقعہ ہے۔ جس میں قریباً تمام آبادی احمدیوں کی ہے جلسہ وسیع احمدیہ مسجد میں ہوا۔ جسمیں حضرت فاضل راجیکی اور مولوی محمد شریف صاحب نے متعدد علمی لیکچر دیئے۔ اور علاوہ ازیں جماعت کی تربیت و تعلیم کے بارے میں بھی مفصل وعظ و نصیحت فرمائی۔ مقامی جماعت نے پورے اخلاص سے جلسہ میں شمولیت کی۔ غیر احمدی دوست بھی کافی تعداد میں آئے۔

۳۰ مئی کی رات کو حسب الارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تحریک جدید کے مطالبات کو دوہرانے اور ان کی اہمیت ظاہر کرنے کے لئے دو بجے رات تک تقریر ہوتی رہی۔ اور جملہ احباب ہمہ تن گوش ہو کر سنتے رہے۔

نامہ نگار

سر فضل حسین صاحب مرحوم کی یادگار قائم کرنے کی تجویز

گورداسپور ۴ جون۔ سر فضل حسین صاحب مرحوم کی یادگار میں گورنمنٹ کالج لاہور میں ایک لائبریری قائم کرنے کی جو تجویز کی گئی ہے۔ اس کے لئے فنڈ جمع کرنے کے لئے یہ صورت قرار پائی۔ کہ ڈپٹی کمشنر صاحبان صوبہ پنجاب کی خدمت میں تحریک کی جائے۔ کہ وہ اپنے اپنے ضلع میں اس فنڈ کی فراہمی کے لئے لوکل کمیٹیاں بنا دیں۔ اور انفرادی طور پر لوگوں سے چندہ دینے کے لئے اپیل کریں۔ اس کے ماتحت قائم شدہ لوکل کمیٹی ضلع گورداسپور نے ۴ جون کو بمقام گورداسپور ڈسٹرکٹ بورڈ ہال میں ایک جلسہ کیا۔ جس میں ناظر صاحب امور عامہ قادیان کو بھی مدعو کیا گیا۔ چنانچہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بحیثیت ناظر امور عامہ اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ اور انہوں نے جماعت احمدیہ کی طرف سے اس تجویز کی تائید کی۔ اور پورے تعاون کا وعدہ کیا۔

ایک احمدی طالب علم کی قابل تعریف کامیابی

احباب نے قادیان کے ایک احمدی طالب علم کی امتحان میٹریکولیشن میں امتیازی کامیابی کی خوشخبری پڑھ لی ہوگی۔ اسی سلسلہ میں عرض ہے کہ شاہ محمد احمدی سٹوڈنٹ ہائی سکول لالیاں ضلع جھنگ نے بھی امتحان میٹریکولیشن میں قابلِ تعریف کامیابی حاصل کی ہے۔ یعنے ۶۵۰ نمبر حاصل کر کے ۱۸ روپے ماہوار وظیفہ حاصل کیا ہے۔ برادر شاہ محمد موصوف قبل ازیں صوبہ بھر میں کئی بار سرکاری اور نیم سرکاری اداروں سے انشاء پردازی میں اول درجے کے انعامات حاصل کر چکا ہے۔ اب وہ مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے لاہور کالج میں جا رہا ہے۔ احباب کرام کی استدعا ہے کہ اس کی مزید علمی ترقیوں کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ محمد ممتاز مولوی

احباب وی۔ پی کی وصولی کے لئے تیار رہیں

جن اصحاب کے نام قیمت کی وصولی کے لئے اخبار میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان سے گزارش ہے کہ وہ تکلیف اٹھا کر بھی قیمت بذریعہ منی آرڈر یا معرفت دفتر محاسب ارسال فرما دیں۔ یا پھر وی۔ پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ کیونکہ کاغذ وغیرہ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ ربیع الاول ۵۶ھ

"رگھوناتھ مندر" کے تصفیہ میں مشکلات

پشاور کے رگھوناتھ مندر نے ان ہندوؤں پر جو مسجد شہید گنج کے قضیہ کے وقت مسلمانوں کے مذہبی جذبات اور احساسات کی پروا نہ کرتے ہوئے یہ کہتے تھے۔ کہ سکھوں کو چونکہ موجودہ قانون کے رُو سے مسجد پر ہر قسم کے اختیارات حاصل ہیں۔ اس لئے وہ اسے گرا دینے میں بالکل حق بجانب ہیں۔ اب خوب اچھی طرح واضح کر دیا ہے۔ کہ قانونی طور پر کسی کو جو حق حاصل ہو۔ اس کے لئے ضروری نہیں ہوتا۔ کہ اس حق کو استعمال کرے۔ اور وہ بھی اس صورت میں جبکہ دوسروں کی طرف سے یہ التجا کی جا رہی ہو۔ کہ ان کے جذبات کا لحاظ رکھا جائے:۔

چنانچہ ہندو اخبارات لکھ رہے ہیں:۔

"رگھوناتھ جی کے مندر کے مقدمہ کا فیصلہ اگرچہ سکھوں کے حق میں ہو چکا ہے۔ اور وہ اس فیصلے کے مطابق جس طرح چاہیں۔ کر سکتے ہیں۔ لیکن اپنے ہمسایہ بھائیوں کے مذہبی جذبات کا احترام کرتے ہوئے ہم نہیں چاہتے۔ کہ ایک معمولی سی بات کے لئے ہندوؤں اور سکھوں کے تعلقات کشیدہ ہوں"

(ملاپ ۲۲ مئی)

پھر لکھا ہے:۔

"ہم اس بات کو مانتے ہیں۔ کہ قانونی طور پر سکھوں کے حق کو تسلیم کیا گیا ہے۔ لیکن خلوص رواداری اور باہمی ہمسائیگی اس امر کا تقاضا کرتے ہیں۔ کہ سکھ بھائی تھوڑی سی قربانی کریں۔ ان کی فراخدلی ان کے لئے سشردھا۔ اور پریم پیدا کریگی"

یہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ بالکل درست ہے۔ اور ہم اس کی پوری طرح تائید کرتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ کاش ان خیالات کا اظہار ہندوؤں کی طرف سے اس وقت ہوتا۔ جبکہ مسجد شہید گنج کا قضیہ درپیش تھا۔ اگر اس وقت ہندو صاحبان مسلمانوں کی اس درخواست کی تائید کرتے جس سے بالکل مشابہ درخواست کرنے کے لئے اب وہ خود مجبور ہو گئے ہیں۔ تو نہ صرف مسلمانوں اور سکھوں میں ازسرنو وہ کشیدگی نہ پیدا ہوتی۔ جو پنجاب کے امن کے لئے سخت خطرہ ثابت ہوئی۔ بلکہ آج مندر کا معاملہ بھی نہایت آسانی کے ساتھ سلجھ سکتا۔ کیونکہ مسلمانوں کی اخلاقی امداد ان کے ساتھ ہوتی۔ اور وہ سکھوں سے درخواست کرتے۔ کہ اس معاملہ کا مصالحت کے ذریعہ ہی فیصلہ کیا جائے۔

اب اگرچہ ہم نے اسلام کی تعلیم اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کے ماتحت کہ ہر مذہب وملت کی عبادت گاہوں کی حفاظت کرنا اسلام کا حکم ہے۔ اور ہم اس حکم کی حتی المقدور پیا آوری اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ سکھوں سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ ہندوؤں کے جذبات کو مجروح ہونے سے بچانے کے لئے اس مندر کو نہ گرائیں۔ لیکن عام مسلمانوں کے متعلق امید نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ بھی یہ آواز اٹھائیں گے۔ کیونکہ ابھی تک ان کی آنکھوں کے سامنے مسجد شہید گنج کے انہدام کا المناک واقعہ پھر رہا ہے۔ اور ان کے کانوں میں وہ الفاظ گونج رہے ہیں۔ جو اس موقعہ پر ہندوؤں نے مسجد کو منہدم کرنے کے متعلق کہے:۔

پھر سکھوں کے لئے بھی یہ کوئی آسان بات نہیں۔ کہ کل انہوں نے مسلمانوں کی جو بات رد کر دی۔ آج بالکل ویسی ہی ہندوؤں کی بات منظور کر لیں۔ ممکن ہے۔ من جملہ دیگر وجوہات کے یہ بھی ایک وجہ ہو۔ جو رگھوناتھ مندر کے متعلق ہندوؤں کی درخواست کو ناقابل اعتناء بنا رہی ہو۔ اور اب تو سکھوں کی سب سے بڑی مذہبی انجمن شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے بھی حسب ذیل اعلان کر دیا ہے۔ کہ:۔

"پشاور کے ہندوؤں کی طرف سے جو ایجی ٹیشن گوردوارہ محلہ سوجان رائے کے سلسلہ میں شروع کی گئی ہے۔ اس کے متعلق شرومنی کمیٹی یہ بیان کر دینا ضروری سمجھتی ہے کہ یہ عبادت گاہ جسے ہندو اب رگھوناتھ مندر کے نام سے پکارتے ہیں۔ ۱۹۲۳ء تک گوردوارہ کی عمارت تھی۔ جبکہ محلہ کے ہندوؤں نے اپنی آبادی کی زیادتی کی وجہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس جگہ مورتیاں رکھ دیں۔ اور اسے مندر بنا لیا۔ سکھوں نے دیوانی عدالت میں دعویٰ کر دیا جس کا فیصلہ سکھوں کے حق میں کافی عرصہ کے بعد ہوا ہے۔ اس لئے یہ ہندوؤں کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ ایجی ٹیشن کر کے سکھوں کو اس حق سے جو صوبہ کی سب سے بڑی عدالت نے ان کو عطا کیا ہے۔ محروم کریں"

اس کے ساتھ ہی تازہ خبر یہ ہے۔ کہ مندر کے متعلق سرکردہ اصحاب کی طرف سے سمجھوتہ کی جو گفت وشنید شروع ہوئی تھی۔ وہ منقطع ہو گئی ہے۔ اور مہابیر دلوں کے والنٹیرز مندر کے اردگرد گھیرا ڈالے پڑے ہیں۔ (پرتاپ ۵ - جون)

ان حالات میں ظاہر ہے۔ کہ اس قضیہ کے سلجھانے میں بہت سی مشکلات حائل ہیں۔ اور فریقین ابھی تک مصالحت کی کوئی ایسی صورت نہیں معلوم کر سکے جس کو منظور کر سکیں۔ اور حالات روز بروز زیادہ پیچیدہ ہوتے جا رہے ہیں۔ باوجود اس کے ایک بار پھر ہم گزارش کرتے ہیں۔ کہ نہ صرف ہندو۔ اور سکھ ذمہ دار اصحاب اس معاملہ کو عمدگی سے سرانجام دینے کی کوشش کریں۔ بلکہ با اثر مسلمان بھی اس میں شریک ہوں۔ اور سب مل کر ایک ایسی مثال قائم کر دیں۔ جو نہ صرف آپس کے دوستانہ تعلقات استوار کرنے کا باعث ہو۔ بلکہ اس بات کا بھی ثبوت پیش کرے۔ کہ اہل ہند اہم سے اہم معاملات کا خود تصفیہ کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں:۔

حد سے بڑھی ہوئی بدگمانی

مولوی ظفر علی صاحب نے انتخاب میں کامیاب ہونے کے بعد اعلان کیا ہے۔ کہ وہ اسمبلی میں جا کر ہندوؤں کے حقوق کی بھی حفاظت کریں گے۔ اور مثال میں رگھوناتھ مندر کا جھگڑا پیش کیا ہے۔ کہ اگر وہ کسی طرح مرکزی اسمبلی تک پہونچ جائے۔ تو وہ ہندوؤں کے حق میں رائے دیں گے:۔

اس کا ذکر کرتا ہوا اخبار "ہندو" لکھتا ہے:۔ "جھوٹ۔ بالکل جھوٹ۔ ہندو حقوق کی حفاظت مولانا کی فطرت کے خلاف ہے مولانا نے ہندو حقوق کی حفاظت تو کیا کرنی ہے"

یہ حد سے بڑھی ہوئی بدگمانی اور خلاف تہذیب طریق کلام نہیں تو اور کیا ہے کسی ہندو نے تو آج تک کبھی یہ کہنے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی۔ پھر جس دعویٰ کا تعلق عمل سے ہو ابھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابنیتِ مسیح کی تردید میں قرآنی دلائل

عیسائی اور ابن اللہ کا عقیدہ

حضرت مسیح ناصری کے دعوئے نبوت پر جب ایک عرصہ گزر گیا۔ اور روم اور یونان کے لوگ عیسائی مذہب میں داخل ہونے شروع ہوگئے۔ تو عیسائیوں نے اپنے مذہب کو ان ممالک میں رائج کرنے کی خاطر حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کا بیٹا قرار دے دیا۔ اور ایک کی بجائے تین خداؤں کی تعلیم دینی شروع کردی۔ کیونکہ یونانیوں نے عیسائیوں سے کہہ دیا تھا۔ کہ ہم تین دیوتا تسلیم کرتے ہیں۔ اگر تم بھی صرف اتنی سی بات۔ اپنے مذہب میں زائد کرلو۔ تو ہم تمہارے مذہب میں داخل ہونے کے لئے تیار ہیں۔ اس پر عیسائیوں کی ۳۲۵ء میں ایک کونسل منعقد ہوئی۔ جس نے حضرت مسیح کی ابنیت کا عقیدہ اپنے عقائد میں شامل کرلیا۔ اس میں ان کو اس بات سے اور زیادہ مدد مل گئی۔ کہ حضرت مسیح کی نسبت ابن اللہ کا لفظ اناجیل میں موجود تھا۔ اگرچہ ابن اللہ کے معنے خدا کا پیارا یا اس کا نبی کے تھے۔ اور یہ لفظ متفرق مقامات میں دوسروں کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ لیکن یورپ کی طاقتور اقوام کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے اس لفظ کے ایسے معنے کرلئے گئے۔ جو درست نہ تھے۔

ابنیت مسیح کی تردید

چونکہ یہ عقیدہ بالکل باطل اور اللہ تعالےٰ کی وحدانیت کے خلاف ہے۔ اس لئے قرآن کریم نے الوہیت و ابنیت مسیح کی پُر زور تردید کی۔ اور اس کی تردید میں کئی دلائل بھی پیش کئے۔ مثلاً ایک جگہ فرماتا ہے۔ وقالوا اتخذ اللہ ولداً سبحانہ بل لہ ما فی السموات والارض کل لہ قانتون۔ بدیع السموات والارض واذا قضیٰ امراً فانما یقول لہ کن فیکون۔ یعنے وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کا بھی ایک بیٹا ہے وہ غلط کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کا یہ عقیدہ خدا تعالےٰ کی شان کے ہرگز شایاں نہیں۔ اس کی ذات ہر قسم کی احتیاج سے پاک اور ہر عیب سے مبرا ہے۔ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کا ہے۔ پھر وہ سب کا سب اس کے حضور ادب سے سرنگوں ہے آسمان اور زمین کو بغیر مادہ اور بلا کسی نمونہ کے اُس نے اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا ہے۔ اور یہ اسی کی شان ہے۔ کہ جب وہ کسی چیز کے ظہور کے متعلق فیصلہ کرتا ہے تو وہ کہتا ہے ہو اور وہ ہو جاتی ہے۔ ایسی بلند ذات کے لئے یہ کب زیبا ہے کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا قرار دے۔

پہلی دلیل

قرآن مجید کی یہ آیات ابنیت مسیح کی تردید کے متعلق کئی دلائل پر مشتمل ہیں۔ چنانچہ پہلی دلیل جو الوہیت و ابنیت مسیح کے رد میں دی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ سبحانہ یعنے اللہ تعالےٰ ہر عیب سے منزہ ہے مگر اس کا ولد ماننے سے اس میں کئی نقائص ماننے پڑتے ہیں۔ مثلاً ولد یا ابن کا لفظ اگر اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہو۔ تو اس کے معنے یہ ہونگے۔ کہ وہ ابن جو نعوذ باللہ خدا تعالےٰ کے نطفہ سے پیدا ہوا۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ کی طرف جو نقائص منسوب کرنے پڑتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ اول شہوت کا وجود۔ دوسرے بیوی کی احتیاج۔ تیسرے فرق کیونکہ بیٹا باپ کا جزو ہوتا ہے۔ لیکن اگر حقیقی معنوں میں یہ لفظ استعمال نہیں ہوا۔ تب بھی مسیح کو ابنیت کی وجہ سے الوہیت کا حقدار نہیں سمجھا جا سکتا۔ کیونکہ مجازی معنوں میں ابن کا لفظ حضرت مسیح کے سوا اور بھی بہت سے لوگوں کی نسبت استعمال ہوا ہے۔ اگر کوئی وجہ نہیں کہ ایک ہی لفظ کی وجہ سے ایک کو تو خدا قرار دیا جائے۔ اور دوسروں کو محض انسان۔ یہ ترجیح بلا مرجح ہے جو جائز نہیں۔ غرض الوہیت مسیح اسی صورت میں تسلیم کی جاسکتی ہے۔ جب ابنیت اپنے حقیقی معنوں میں ہو۔ لیکن اس صورت میں اللہ تعالےٰ کی ذات میں کئی نقائص تسلیم کرنے پڑتے ہیں۔ جو خلاف عقل ہیں۔ علاوہ ازیں ابن کا ہونا اس لحاظ سے بھی خدا تعالےٰ کی پاکیزگی کے خلاف ہے۔ کہ توالد وتناسل کا سلسلہ انہی اشیاء میں ہوتا ہے۔ جو فانی ہوں۔ اور جو اشیاء فنا نہیں ہوتیں۔ ان میں یہ سلسلہ بھی نظر نہیں آتا۔ چنانچہ دیکھ لو انسان مرتا ہے۔ اور اسکی نسل بھی ہوتی ہے۔ درخت خشک ہوتے ہیں۔ اور ان میں زیادتی کا سلسلہ جاری ہے۔ یہی حال حیوانات کا ہے۔ لیکن زمین و آسمان اور ستارے چونکہ اپنی ضرورت کے وقت تک فنا سے محفوظ ہیں۔ اس لئے ان میں توالد وتناسل یا زیادتی بھی نہیں۔ غرض اگر ابن اللہ کا وجود تسلیم کیا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ میں فنا بھی ماننی پڑے گی۔ حالانکہ سبحانہ خدا ہر قسم کے نقص سے پاک ہے۔

دُوسری دلیل

دوسری دلیل ابنیت مسیح کی تردید میں یہ بیان فرمائی۔ کہ بل لہ مافی السموات والارض کل لہ قانتون۔ کہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ اللہ ہی کا ہے۔ اور اسی کی اطاعت پر کمربستہ ہے مسیح اگر ابن اللہ یا خود خدا ہے تو عیسائیوں سے ہمارا مطالبہ ہے۔ کہ وہ اس کی کسی ملکیت کا جو زمین پر ہو یا آسمان پر پتہ دیں۔ سورج چاند ستارے تمام ارضی وسماوی اشیاء اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری میں ہی مصروف ہیں۔ مسیح کی فرمانبرداری نہیں کررہیں۔

اس موقعہ پر ان مسلمانوں کو بھی غور کرنا چاہیئے جو کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح نے نعوذ باللہ چمگادڑ پیدا کئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ اللہ ہی کی ملک ہے۔ کسی اور کا اس میں حصہ نہیں۔ پھر بل لہ مافی السموات والارض کہکر اس امر کی طرف بھی اشارہ کردیا۔ کہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ سب اس کے قبضہ میں ہے۔ کسی نئے ملک کے فتح کرنے کا وہ محتاج نہیں۔ پھر اسے کسی بیٹے کی کیا ضرورت ہے دنیا میں انسان بعض دفعہ اس وجہ سے بھی بیٹوں کا محتاج ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی جائداد وغیرہ کا انتظام نہیں کرسکتا لیکن اللہ تعالےٰ کے متعلق یہ بات بھی نہیں کہی جاسکتی۔ کیونکہ کل لہ قانتون سب اشیاء اس کی فرمانبردار ہیں۔ ایسے اس لحاظ سے بھی کسی بیٹے کی احتیاج نہیں

تیسری دلیل

تیسری دلیل ابنیت مسیح کی تردید میں یہ دی کہ بدیع السموات والارض یعنے کوئی شخص کہہ سکتا ہے۔ کہ گو اب نہیں۔ لیکن ابتدائے خلق میں تو اسے اس بات کی ضرورت تھی۔ کہ اس کا کوئی مددگار ہو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یہ بھی درست نہیں۔ خدا تعالےٰ ہی سب اشیاء کا خالق ہے اور اسکی شان یہ ہے کہ اذا قضیٰ امراً فانما یقول لہ کن فیکون۔ جب وہ کسی چیز کے ہونے کا ارادہ کرے۔ تو کہتا ہے کہ ہو جا۔ اور وہ ہو جاتی ہے پس اس میں اتنی بڑی طاقتیں ہوتے ہوئے یہ خیال کرنا کہ دنیا کی پیدائش کے لئے اس نے حضرت مسیح کو ابن اللہ بنا لیا۔ ایک بیہودہ خیال ہے۔ ورنہ یا تو خدا تعالےٰ کو معذور ماننا پڑتا ہے۔ یا ایک بلا ضرورت کام کا فاعل اور یہ دونوں باتیں خدا تعالےٰ کے متعلق تسلیم نہیں کی جاسکتیں

یہ وہ دلائل ہیں جو الوہیت و ابنیت مسیح کی تردید میں قرآن مجید نے اپنی ایک آیت میں پیش کئے۔ ان میں سے بعض کی تائید ہمیں اناجیل سے بھی ملتی ہے۔ مثلاً قرآن مجید نے سبحانہ کہکر خدا تعالےٰ کی یہ صفت قرار دی تھی۔ کہ وہ ہر عیب سے منزہ ہے۔ مگر عیسائی اس بات کے قائل ہیں۔ کہ مسیح ان کے لئے لعنتی بنا۔ (گلتیوں ۳/۱۳)

پھر قرآن مجید نے اذا قضیٰ امراً فانما یقول لہ کن فیکون کہکر خدا تعالےٰ کی اس صفت کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے کہ اس کے ارادوں میں کوئی حائل نہیں ہوسکتا مگر حضرت مسیح اپنے کئی ارادوں میں کامیاب نہ ہوسکے۔ مثلاً وہ چاہتے تھے کہ صلیب سے اتر آئیں۔ مگر بقول عیسائیاں تمام رات دعا کرنے کے باوجود صلیبی موت سے نہ بچ سکے۔ وہ چاہتے تھے کہ بھوک کے وقت انجیر کے درخت سے انہیں انجیر ملے۔ مگر نہ مل سکی۔ غرض صفات الوہیت کا حضرت مسیح میں قطعی طور پر فقدان پایا جاتا ہے۔ جو اس بات کا یقینی ثبوت ہے۔ کہ حضرت مسیح کے متعلق عیسائیوں کا یہ کہنا کہ وہ ابن اللہ تھے۔ بالکل غلط اور بے بنیاد عقیدہ ہے۔

334

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدمتِ دین کیلئے تین سال زندگی وقف کرنا؟

۳۰ رمئی ۱۹۳۷ء کو جلسہ تحریک جدید جماعت احمدیہ قادیان میں مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری نے حسب ذیل تقریر کی ۔

تین سال کے لئے زندگی وقف کرنے اور صاحبِ حیثیت لوگوں کے لیکچرز وغیرہ کے ذریعہ تبلیغ کرنے کے مطالبہ کی وضاحت کرتے ہوئے کہا:۔ انسان بالعموم دُنیا میں عزت کی زندگی گزارنا چاہتا ہے۔ اور یہ اس کے لئے نہایت مرغوب چیز ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ یعنی تم ہماری نظر میں اس وقت تک نیک نہیں بن سکتے۔ جب تک تم اس چیز میں سے جو تمہاری عزیز اور پیاری ہے۔ خرچ نہ کرو۔ میرے ذمہ جن دو مطالبات کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلانا ہے۔ ان میں سے ایک عزت کی قربانی سے تعلق رکھتا ہے۔ اور دُوسرا زندگی کے ایک حصہ کی قربانی سے متعلق ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے طوعی قربانی کے طور پر مطالبہ کیا ہے۔ کہ آپ اپنی زندگی میں سے تین سال دین کے لئے وقف کریں۔ اللہ تعالےٰ کے ساتھ انسان کو جو تعلق پیدا کرنا چاہیئے۔ اس کی رُو سے ہر مومن کی ساری زندگی خدا کے لئے وقف ہونی ضروری ہے۔ تعلق باللہ کے حصُول کے لئے اگر ساری زندگی بھی وقف کی جائے۔ تو وُہ بھی کم ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے قرب کے حصُول کے مقابلہ میں اس کی کوئی قیمت نہیں۔ لیکن جو شخص کم سے کم تین سال کے لئے خدمتِ دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے تو وُہ بھی یقیناً اپنی زندگی کو کارآمد اور مفید بناتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں۔ کہ انسان کی زندگی کا بیشتر حصہ بچپن اور بڑھاپے میں صرف ہو جاتا ہے۔ پھر اگر نیند کے حصہ اور دیگر دُنیوی مصروفیات کو مدنظر رکھا جائے۔ تو زندگی کا بہت کم حصہ ایسا رہ جاتا ہے۔ جو وُہ خالصتہً خدا تعالےٰ کے لئے وقف کر سکتا ہے تین سال زندگی وقف کرنے کا مطالبہ کم سے کم مطالبہ ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اتنے عرصہ کے لئے بھی اپنے آپ کو دین کے لئے وقف نہیں کرتا اور پھر یہ دعوےٰ کرتا ہے۔ کہ اس کا جان و مال سب کچھ خدا تعالےٰ کے لئے ہے۔ تو وُہ یقیناً اپنے نفس کو مغالطہ دیتا ہے۔

پس یہ مطالبہ نہایت اہم مطالبہ ہے جو دوست خدمتِ دین کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور اپنے آپ کو پیش کریں گے۔ حضور جہاں مناسب فرمائیں گے۔ انہیں بھیجدیں گے۔ یہ مطالبہ نہ صرف جماعت کی تقویت کے لئے ضروری ہے۔ بلکہ ہر احمدی کی اپنی روحانیت کی تقویت کے لئے بھی ازبس ضروری ہے یہ ایک بہت بڑی سعادت ہے۔ اور جو لوگ اس سعادت سے حصہ پائیں گے وُہ یقیناً ابدی زندگی پائیں گے۔ یہ مت سمجھا جائے۔ کہ اب تحریک جدید کا تیسرا سال ہے۔ اور یہ تحریک ختم ہو جائے گی۔ نہیں۔ بلکہ اس تحریک کی تجدید ہوتی رہے گی۔ کیونکہ ہماری محنت و سعی کا وقت اسی وقت ختم ہوگا۔ جب ہم اس جہان سے رخصت ہو جائیں گے ہمارے استاد حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ چھٹی کا وقت مرنے کے بعد آتا ہے۔ یہ کیا ہی پیارا فقرہ ہے حضرت حافظ صاحب نے اپنی زندگی میں اس کا عملی نمونہ بھی پیش کر دیا ہے۔

پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد اور مطالبہ کے ماتحت اپنے آپ کو حضور کی خدمت میں تین سال کے لئے پیش کردیں۔ اور ان ایام کو خالصتہً دین کی خدمت کی خاطر وقف کریں۔

دوسرا مطالبہ جس کی طرف احباب کو توجہ دلانا میرے سپرد کیا گیا ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ صاحبِ پوزیشن اصحاب خدا تعالےٰ کے پیغام کو دوسروں تک پہونچائیں سچی اور حق بات کو دوسروں تک پہونچانا نہایت ضروری ہوتا ہے قومیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور مٹ جاتی ہیں لیکن وُہ قوم زندہ رہتی ہے۔ جو دوسری قوموں کو اپنے اندر جذب کرنے کی قوت رکھتی ہے۔ اور جس کے چھوٹے اور بڑے تبلیغ کے نشہ میں سرشار ہو جاتے ہیں۔ صاحبِ پوزیشن اصحاب کو یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ وُہ تبلیغ اسلام کے فریضہ سے مستغنی ہو سکتے ہیں۔ یا ان کے لئے تبلیغ کا کام معمولی اور حقیر ہے۔ دیکھو یہ کام ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شروع ہوا ہے آپ سب سے پہلے اسلام کے مبلغ ہیں۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبلیغ کی گالیاں سنیں۔ اور ہر طرح کے مصائب برداشت کیں۔ تو ہم میں سے کونسا بڑے سے بڑا انسان ایسا ہے۔ جو اپنے آپ کو اس خدمت سے بالاتر سمجھے۔ یقیناً ہر شخص کا دوسروں کو پیغام حق پہونچانا اس کی رُوح کے اندر بھی نیکی پیدا کرتا ہے۔

پس صاحبِ حیثیت اصحاب کا فرض ہے۔ کہ وُہ لیکچروں کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ تا جہاں جہاں مناسب ہو انہیں لیکچر کے لئے بھیجا جائے۔ دُنیا میں عموماً بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو یہ دیکھتے ہیں۔ کہ کہنے والا کون ہے اور اس بات کی طرف کم توجہ کرتے ہیں کہ کیا بات کہی جا رہی ہے۔ اگر کہنے والا بڑی حیثیت کا آدمی ہو۔ تو وہ اس کی طرف زیادہ متوجہ ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں صاحبِ حیثیت اصحاب کا فرض ہے۔ کہ وُہ خدا تعالےٰ کے احسان کا شکر ادا کریں۔ اور خدا تعالےٰ کے احسان کا شکر اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ اس پوزیشن کو خدمتِ دین کے لئے خرچ کیا جائے۔ پس صاحبِ حیثیت اصحاب مختلف مقامات میں لیکچر دینے اور پیغام حق پہونچانے کے لئے اپنے نام پیش کریں۔ کیونکہ جو احباب اپنے عہدہ کے لحاظ سے اچھی پوزیشن رکھتے ہیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ اس نعمت کی قدر کریں۔ اس رنگ میں اگر اہلِ ثروت اصحاب اپنے آپ کو پیش کریں گے۔ تو سلسلہ کی بعض مشکلات مثلاً مبلغین کی کمی وغیرہ دور ہو جائیں گی۔ خدا کے نام کی تبلیغ کرنا ہی حقیقی عزت ہے پس اس چیز کی قربانی کے لئے یہ دو مطالبات ہیں۔ جن کو میں نے پیش کیا ہے۔ جب [illegible] انسان اپنی مرغوب چیز کی خدا تعالےٰ کے حضور قربانی پیش کرتا ہے۔ تو حقیقی ثواب اور اجر کا وارث بن جاتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اس کی زندگی میں بھی اضافہ کرتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لَا یَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ۔ کہ نیکی سے عمر میں زیادتی ہوتی ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ تبلیغ دین۔ اور اعلائے کلمۃ اللہ بہت بڑی نیکی ہے۔

پس تمام بھائیوں کا فرض ہے۔ کہ ان دو مطالبات پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھیں۔ کیونکہ اس کے بغیر جماعت احمدیہ کی ترقی پیچھے پڑ جائیگی۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہونچا دیں۔ تا کہ ہماری زندگی میں ہی جماعت کو وُہ شان اور عزت حاصل ہو۔ جو فی الحقیقت اس کے لئے مقدر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پر

توہین حضرت مسیح علیہ السلام کا غلط الزام

عوام کو اشتعال دلانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ آپ نے نعوذ باللہ حضرت مسیح ناصری کی توہین کی ہے۔ اور اس ضمن میں حضور علیہ السلام کی وُہ تحریر پیش کی جاتی ہے جسے آپ نے بائیبل کے حوالہ سے پیش فرمایا ہے اور جو یہ ہے۔ کہ یسوع کی تین نانیاں اور دادیاں حرامکار تھیں ظاہر ہے یہ الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے نہیں بلکہ بائیبل سے اخذ کئے گئے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک یسوع سے مراد قرآن کریم کے پیشکردہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نہیں۔ بلکہ وہ شخصیت ہے جسے بائیبل نے غیر موزون صورت میں پیش کیا ہے۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یسوع کے متعلق جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ وہ عیسائی پادریوں کی ان گستاخیوں اور دشنام طرازیوں کے انسداد کے لئے تحریر فرمایا جو انہوں نے اپنی ہزارہا تحریرات میں سید المعصومین افضل الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لکھیں۔ اور جنہیں پڑھ کر ہر مسلمان کا خون کھولنے لگتا ہے۔ لیکن علمائے سو کی بے غیرتی اور بے حمیتی ملاحظہ ہو۔ کہ اسلام کے جس پہلوان نے عیسائی پادریوں کی یلغار کا جان توڑ کر مقابلہ کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ناموس کی حفاظت کی۔ اور آپ کو ہر رنگ میں معصوم ثابت کیا۔ اس کے خلاف یہ الزام لگایا جا رہا ہے۔ کہ نعوذ باللہ اس نے حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین کی ہے۔

پادریوں نے جس بے باکی کے ساتھ افضل الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مطعون کیا۔ اور جو اتہامات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر لگائے۔ ان کو اگر مدنظر رکھا جائے۔ تو پتہ لگتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت درگزر سے کام لیا۔ پھر آپ نے جو کچھ لکھا وہ خود عیسائیوں کی مذہبی کتب کی بنا پر لکھا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف حضرت مسیح ناصری کی ہتک کا الزام لگانے والوں پر ان کی غیر معقولیت ثابت کرنے کے لئے مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کی تحریرات سے بعض اقتباس پیش کئے جاتے ہیں۔ جن میں یسوع کے متعلق وہی طریق اختیار کیا گیا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سخت مجبوری کی حالت میں جوابی طور پر اختیار فرمایا۔ مولانا موصوف الہلال جلد ۲ ص ۴۱۵ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"مسلمانوں کا مذہب کوئی راز نہیں ہے۔ ان کے پیغمبر کی حیات مقدسہ اناجیل اربعہ کے پیشکردہ مسیح کی سی نہیں ہے۔ جو بروایت متی ولوقا جب کبھی یوروشلم آتا تھا تو گنہگار عورتوں کے یہاں مہمان رہتا تھا۔ اور زانیہ عورتوں کی بڑی حمائت کرتا تھا۔ پس ہم بالکل نہیں چاہتے۔ کہ ہمارے مخالفین ہماری مخالفت نہ کریں۔ صرف یہ چاہتے ہیں کہ اس درجہ اپنے تئیں شیطان کی غلامی میں نہ دے دیں۔ کہ جھوٹ اور افترا پردازی کو واقعات کے نام سے پیش کریں۔ اور دنیا میں انسانی خباثت کے شجرۂ ملعونہ کو ہمیشہ تر و تازہ رکھنے کا کام ترقی کرتا رہے۔"

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:۔

"(مسیح کی) جس زندگی کے تیس سال مجہول و غیر معلوم ہیں۔ وہی پُر اسرار زندگی ایسی حکایتوں کے لئے (جو پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف افترا پردازی سے منسوب کی جاتی ہیں) زیادہ موزون ہوسکتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے اسے مستثنیٰ قرار دیا جائے جب بھی ان ہزارہا مسیحی ولیوں اور مقدس پیشواؤں کی خانقاہوں کے اخلاقی اسرار و خفایا بے حد و شمار ہیں۔ جو گزشتہ ایک ہزار سال تک تمام مسیحی یورپ میں خدا کے اکلوتے بیٹے کی اخلاقی وراثت کے مالک رہے ہیں۔ اور روم اور ہسپانیہ کے چرچوں کی تاریخ تو ابھی دنیا سے محو نہیں ہوئی"

(الہلال جلد ۲ ص ۴۳۶)

مسجد کانپور کا حادثۂ خونین جس کی یاد مدتوں مسلمانوں کو تڑپاتی رہے گی۔ اس کے متعلق سر جیمز مسٹن سابق گورنر یوپی کے رویہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ہز آنر نے بیٹے کو تو خدا کا نام لے دیا لیکن کاش انہیں معلوم ہوتا۔ کہ ان کے مخاطب مسیحی نہیں بلکہ مسلمان ہیں اور ان کے لئے یہ لفظ اتنا سہل نہیں جتنا خود ان کے لئے ہے۔ وہ ایک مصلوب جسد کے پوجنے والے نہیں ہیں جو اپنے بے رحم خدا کو پکارتے پکارتے بالآخر دنیا سے چل دیا۔"

(الہلال جلد ۳ صفحہ ۳۱۱)

پھر فرماتے ہیں۔

"اللہ اللہ انقلاب و حوادث کی کیا نیرنگی ہے۔ جس قوم کی ابتدا دنیا میں سولی کے تختے سے ہوئی ہے۔ جس کی ہستی دنیا میں اس طرح شروع ہوئی ہے۔ کہ بت پرست رومیوں کے حکم اور یہودیوں کی خواہش سے اس کے خدا کو سولی کے تختے پر لٹکا دیا گیا تھا۔ اور اس کی ہتھیلیوں اور ٹخنوں کو تختے سے لگا کر بڑی بڑی میخیں ٹھونک دی گئی تھیں اگرچہ وُہ بزدلی کی شدت سے بہت چیختا رہا تھا۔ کہ "خدایا موت کے پیالے کو میرے لبوں سے ہٹا لے"۔ پر اسکو سولی پر چڑھنا تھا۔ اور بے رحم چڑھانے والوں نے چڑھا کر (چھوڑا)۔ جس قوم کی عزت کا پہلا دن یہ تھا (کہ) اس کا خدا تین دن تک سولی کی لعنت میں گر(فتار رہا)۔ کیونکہ تورات میں لکھا ہے۔ کہ "جو کاٹھ پر چڑھا وہ ملعون رہا"۔ آج وہی قوم سولی کے تختے کو پوجنے والی ایک مصلوب لاش کی پرستش کرنے والی قوم اس قوم کو میدان جنگ کی تلوار سے ہلاک کرنے کی جگہ سازش گاہ صلح میں پھانسی دینا چاہتی ہے۔ جس کا سب سے بڑا جرم یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے بانی نے دنیا میں ظاہر ہوکر اپنے تئیں مسیح کی طرح سولی پر نہیں چڑھایا بلکہ تلوار کے زور سے اپنے دین کی اشاعت کی۔"

(الہلال جلد ۲ ص ۱۴۰۱)

مولانا شبلی نعمانی بھی "سیرۃ نبوی" میں اناجیل کے پیشکردہ یسوع کے متعلق فرماتے ہیں۔ "فرض کرو کہ ایک بدگمان شخص یوحنا کی زبانی انجیل میں یہ پڑھتا ہے کہ یوروشلم کی فاحشہ عورتوں کے ہاں بائیبل کا مسیح مہمان ہوا کرتا تھا۔ اور بیت عنیاہ میں بعض جوان عورتیں تین تین سو دینار کا عطر جوش محبت میں آکر اس کے پاؤں پر ڈال دیتی تھیں۔ اور پھر اپنے بالوں سے پونچھتی جاتی تھیں۔" (یوحنا ۱۲ – ۳۰) نیز وہ زناکار عورتوں پر بہت شفیق تھا۔ اور انکو سزا دینے سے انکار کرتا تھا۔ اور یہ حجت پیش کرتا تھا کہ دنیا میں سب گنہگار ہیں۔ (یوحنا ۸–۹) پھر وہ سنتا ہے کہ یہ روحانی معلم بچپن ہی کے زمانہ میں مصر پہونچا دیا گیا تھا۔ اور اپنا تمام عہد شباب واقعات کسی نامعلوم الحال شہر میں کاٹ کر تیس سال کے بعد اپنے تئیں ظاہر کیا تھا۔ تو انصاف کرو۔ اس کے لئے کیا امر مانع ہے۔ کہ وُہ مسیح کی مجہول و تاریک زندگی کے متعلق سخت شکوک اپنے دل میں پیدا نہ کرے۔ اور مسیحیت کو اس کا ذمہ وار قرار نہ دے۔ کہ بچپن سے لیکر جوانی تک کی اصلی اور پُر امتحان زندگی کے حالات پیش کئے جائیں۔"

(جلد ۲ ص ۴۵)

ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مخالفین کا اعتراض کس قدر بے معنی اور ان کی جہالت پر مبنی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

335

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مارشس میں تبلیغ احمدیت

جنوری سے اپریل ۱۹۳۷ء تک کی مختصر رپورٹ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تبلیغی سلسلہ وسعت پذیر ہو رہا ہے۔ احمدیت کی طرف لوگ مائل ہو رہے ہیں۔ اور کئی ہمت کر کے باوجود مشکلات کے داخل سلسلہ بھی ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں کو جو دوری اور نفرت پہلے احمدیوں سے تھی۔ اب خدا کے فضل سے اس میں بہت کمی واقعہ ہو گئی ہے

تبلیغی سفر

عرصہ زیر رپورٹ میں اکیس سفر پیش آئے۔ جن کی غرض علاوہ تبلیغ کے احمدی احبا کی بیمار پرسی ماتم پرسی اور اصلاح و تربیت بھی تھی۔ دو دفعہ بی گایو گیا۔ اور چھ دفعہ متائین بلانس پانچ دفعہ پورٹ لوئیس۔ تین دفعہ سینٹ پیئر تین دفعہ تریولے ایک دفعہ زانچیلی ایک دفعہ متائین لونگ۔ ایک دفعہ بغی زوعجی ۔ اور ایک دورے میں ابنو این پاک۔ مارو جانی روز بیل گیا۔

درس

عرصہ زیر رپورٹ میں روزہل۔ بی گایو سینٹ پیئر۔ زاں چیلی۔ متائیں بلانس بباسین۔ بغی زوعجی ۔ مقامات پر آٹھ درس دئے۔ جمعہ کے خطبوں میں جماعت کی اصلاح اور تربیت مدنظر رکھی جاتی ہے۔ ایک خطبہ نکاح پڑھا گیا

تحقیق حق

بانبو تیر ٹلے۔ روزہل۔ پانیلا موسی لتنے رز۔ متائیں بلانس۔ سپاستے پول سے بارہ اصحاب تحقیق حق کے لئے دارالسلام آئے۔ بحمد اللہ ان کی پوری طرح تسلی کی گئی۔

مباحثات

متائین بلانس میں سلسلہ کی خاص ترقی کو دیکھکر پورٹ لوئیس کے مخالفین نے کئی دفعہ چھیڑ خانی کی۔ آخر ایک مباحثہ تجویز ہوا۔ جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مخالفین کو سخت ندامت اور ہزیمت اٹھانی پڑی۔ دوسرا مباحثہ متائین لونگ میں ہوا۔ وہاں کا ایک شخص جو مولوی کہلاتا ہے۔ اور جسے اپنے علم پر بہت گھمنڈ تھا۔ اور ایسا ہی اس کا ایک شاگرد عثمان سردار بھی بہت گھمنڈ رکھتا تھا۔ خدا کے فضل سے ان کے ساتھ نہایت کامیاب گفتگو ہوئی۔ اب وہ لوگ میرے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے نتغدم میں بڑے بھاری اجتماع کا انتظام کر رہے ہیں۔

انفرادی تبلیغ

پبلک تقریروں۔ درسوں خطبوں۔ مباحثوں کے علاوہ انفرادی تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ خاصکر روزہل پورٹ لوئیس اور تریولے میں

تعاون

عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل احباب نے خاص طور پر تبلیغی مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کیا۔ ہیڈ ماسٹر محمد عظیم سلطان غوث صاحب آدم اکبر علی صاحب از فینکس سینٹ پیئر میں مسٹر عبد الحمید زیاد علی حبیب بھگیلو غلام نبی بھگیلو۔ روزہل میں۔ میاں غلام نبی صاحب ماز داحمد ابراہیم اچھا صاحب متائین لونگ میں غلام رسول صاحب بھگیلو اور عثمان غنی صاحب بھنوں اور متائین بلانس میں مسٹر اکبر علی صاحب تیجو ہاشم خاں صاحب میانجی گل محمد صاحب محمد حنیف صاحب اور محمود صاحب اور محمد صاحب۔ اور تریولے میں میاں دل محمد صاحب۔ اور بی گایوں میں اسمٰعیل امید صاحب۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

بیعت

کاپچی ملیتیڑ کا ایک عیسائی معہ اہل و عیال مشرف باسلام ہو کر داخل سلسلہ ہوا۔ اس کا اسلامی نام محمود رکھا گیا۔ بغی زوعجی ضلع افلاک میں ایک نوجوان مسٹر عبد القادر نے بیعت کی۔ یہ ایک تعلیم یافتہ جوشیلا نوجوان ہے۔ اس نے اپنے مکان پر مجھے بلوا کر تبلیغ کرائی۔ اس کے کئی دوست بھی احمدیت کی طرف مائل ہیں۔

تعلیم

اس وقت احمد جواہر مجھ سے اردو پڑھتا ہے۔ روزہل کے بعض احمدیوں کے بچے میری اہلیہ سے پڑھتے ہیں۔ میری لڑکی بھی پڑھایا کرتی تھی۔ مگر تھوڑے دنوں سے بوجہ بیماری لڑکی کو ہسپتال میں داخل کرانا پڑا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو جلد شفا بخشے۔ سینٹ پیئر میں بہن زبیدہ خاتون کے ہاں بچے پڑھتے ہیں۔

مالی امداد

عرصہ زیر رپورٹ میں روزہل کے زیر تبلیغ لوگوں کی ان کے مقدمہ میں بیس روپے سے اور گرانبے میں ایک بھائی کی چھ روپے سے اور روزہل میں ایک بیمار بھائی کی سات روپے سے امداد کی گئی۔ ایک بیوہ کو تین روپے ماہوار دئے جاتے ہیں قادیان میں سات روپے تحریک جدید میں ایک روپیہ مساجد قادیان میں۔ اور نو روپے کشمیر فنڈ میں ارسال کئے۔ متائین بلانس میں پندرہ روپے تعلیمی اغراض کے لئے دئے جاتے ہیں۔

کتب و رسائل

کتب و رسائل اور اشتہارات کے ذریعہ بھی تبلیغ کی جاتی ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چودہ روپے کی کتب و رسائل قادیان سے منگوائے گئے۔ اور جو لوگ اس بات کے مستحق سمجھے گئے کہ انہیں تبلیغی لٹریچر دیا جائے انہیں وہ رسائل اور اشتہارات مطالعہ کیلئے دئے گئے۔ غرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ [illegible]

قادیان میں قابل رہن دوکانات و مکان

اسوقت قادیان میں مندرجہ ذیل جائدادیں قابل رہن ہیں

۱۔ احمدیہ چوک کے قریب چوک دکان شیخ احسان علی میں تین عدد دکانات پرانی بنی ہوئی ہیں۔ مگر نہایت باموقعہ ہیں۔ اور کبھی کرایہ دار سے خالی نہیں رہتیں۔ موجودہ کرایہ ۵/۱۲ روپیہ ماہوار ہے۔ زر رہن ۱½ ہزار روپیہ۔

۲۔ اسی چوک میں چار عدد دکانات نئی اور پختہ بنی ہوئی قابل رہن ہیں۔ یہ دکانیں بھی کبھی کرایہ دار سے خالی نہیں رہتیں۔ اور نہایت باموقعہ ہیں۔ موجودہ کرایہ ۸/۱۷ روپیہ ماہوار ہے۔ زر رہن ۲۰۰۰ روپے۔

۳۔ وہ عمارت جس میں اس وقت صدر انجمن احمدیہ کی لائبریری ہے۔ پختہ وسیع اور مرکزی عمارت ہے۔ موجودہ کرایہ ۲۵/- روپیہ ماہوار ہے۔ زر رہن ۳۰۰۰ روپیہ

۴۔ پختہ اور نیا بنا ہوا مکان جو دکانات مذکورہ ۲ کے اوپر ہے۔ اور نہایت صاف اور عمدہ عمارت ہے۔ یہ مکان اس وقت خود مالکان کے قبضہ میں ہے۔ جو ۲۵/- روپے ماہوار تک کرایہ دینے کیلئے تیار ہیں۔ زر رہن ۳۰۰۰ ہزار روپیہ

یہ جملہ جائدادیں اکٹھی اور علیحدہ علیحدہ ہر دو صورت میں لی جاسکتی ہے۔ نہایت محفوظ اور نفع مند موقعہ ہے۔ خواہشمند احباب مجھ سے خط و کتابت کریں

مرزا بشیر احمد۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالبات تحریک جدید کے متعلق احمدی جماعتوں کے جلسے

سرینگر

۳۰ مئی بروز اتوار بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ سرینگر کا اجلاس زیر صدارت مولوی دل محمد صاحب مہتمم تبلیغ کشمیر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خلیفہ عبدالمنان صاحب مولوی احمد اللہ صاحب۔ خاکسار قریشی محمد امین صاحب بابو محمد امین صاحب۔ مولوی عبدالواحد صاحب۔ ایڈیٹر اصلاح۔ خواجہ امداد علی صاحب۔ اور خواجہ صدرالدین صاحب نے "دنیا میں پھیل جاؤ"۔ زندگیاں وقف کرو۔ کفایت شعاری۔ ریزرو فنڈ۔ عہدیداروں کے فرائض۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنا۔ اور دعا پر تقریریں کیں۔ بعد ازاں صاحب صدر نے اپنے خیالات میں احباب کو ماحول پیدا کرنے کی تلقین کی اور بقیہ مطالبات پر روشنی ڈالی۔ خاکسار مبارک احمد ڈار سیکرٹری جماعت احمدیہ سرینگر

یاڑی پورہ

۳۰ مئی ۱۹۳۷ء کو قبل نماز ظہر مسجد احمدیہ یاڑی پورہ میں زیر صدارت راجہ دلی محمد خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ یاڑی پورہ تحریک جدید کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد حسب ذیل اصحاب نے مطالبات پر تقریریں کیں۔

۱۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے مطالبات نمبر ۱۱ تا نمبر ۱۹ پر

۲۔ میر غلام محمد صاحب سیکرٹری مال نے مطالبات نمبر ۱ تا نمبر ۸

۳۔ راجہ غلام محمد خان صاحب نے ایک مضمون بیکاری کے موضوع پڑھ کر سنایا۔

۴۔ راجہ فضل الرحمٰن خان صاحب نے مطالبہ نمبر ۵ اور نمبر ۱ پڑھ کر سنایا۔

۵۔ راجہ نصر اللہ خان صاحب یاڑی پورہ نے ملفوظات حضرت مسیح موعود سے ایک صفحہ سنایا آخر میں پریذیڈنٹ صاحب نے سب دوستوں کو مطالبات پر کاربند رہنے کی تلقین فرمائی۔

میر غلام محمد سیکرٹری مال۔

جموں

۲۸ مئی۔ کی شب کو خواجہ کرم داد صاحب کی حویلی میں تحریک جدید کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد مستری فیض احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ نے تحریک جدید کی غرض و غایت بیان کی۔ اور تمام احباب و مستورات کو توجہ دلائی۔ کہ اس میں ہر ایک کو حصہ لینا چاہیئے۔ ان کے بعد بابو محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال نے ایک مضمون "تحریک جدید کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مطالبات مخلصین جماعت احمدیہ سے" مندرجہ اخبار الفضل مجریہ ۲۹ مئی پڑھ کر سنایا۔ جلسہ برخاست ہونے پر مستری صاحب موصوف کی اہلیہ صاحبہ نے پانچ روپے تحریک جدید میں عطا فرمائے

خاکسار غلام محمد خادم

پنج مورو جاگیر

۳۰ مئی۔ کو جماعت احمدیہ پنجمورو جاگیر نے تحریک جدید کا جلسہ بوقت سوا سات بجے صبح زیر صدارت خان صاحب چوہدری محمد سعید صاحب منعقد کیا۔ جس میں جملہ احباب نے بالترتیب مطالبہ جات تحریک جدید پر تقریریں کیں۔

جنرل سیکرٹری

کھاریاں

بموجب فرمان حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۳۰ مئی ۱۹۳۷ء کو جماعت احمدیہ کھاریاں کے مردوں اور عورتوں کا (برعایت پردہ) مشترکہ جلسہ کیا گیا۔ جلسہ کی کاروائی ٹھیک آٹھ بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ سید بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی چوہدری سعد الدین صاحب۔ بی۔ اے بی۔ ٹی۔ اور چوہدری لعل خان صاحب نے یکے بعد دیگرے تحریک جدید کے انیس مطالبات کے مختلف پہلو پوری وضاحت سے بیان کئے۔ اور جلسہ گیارہ بجے ختم ہوا۔

محمد خان سیکرٹری مال

ڈنگہ

۳۰ مئی کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت بعد نماز مغرب تحریک جدید کا جلسہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات کے اقتباسات سنائے گئے۔ اور مطالبات کی اہمیت بھی حتے المقدور ذہن نشین کی گئی۔ خاکسار عطاء محمد

سرگودھا

۳۰ مئی کو جلسہ تحریک جدید زیر صدارت بابو محمد سعید صاحب امیر جماعت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد "تحریک جدید و انیس مطالبات" کا مضمون حاضرین کو سنایا گیا۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

غلام محمد سیکرٹری تبلیغ سرگودھا

بکھو بھٹی ضلع سیالکوٹ

بحکم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ۳۰ مئی موضع بکھو بھٹی میں تحریک جدید کا جلسہ کیا گیا۔ جو ۳ بجے سے ۶ بجے تک زیر صدارت چوہدری حسام دین صاحب ہوتا رہا۔ مندرجہ ذیل احباب نے تقاریر فرمائیں۔

چوہدری محمد شریف صاحب بی اے

قاضی نور احمد صاحب پریذیڈنٹ

خاکسار عبدالعزیز سیکرٹری۔

احمدی جماعت کے افراد کے علاوہ۔ غیر احمدی وغیر مسلم اصحاب بھی تشریف لائے

خاکسار عبدالعزیز سیکرٹری۔

بھینی شرق پور

۳۰ مئی۔ کو جلسہ تحریک جدید منعقد کیا گیا خاکسار و دیگر بعض اصحاب نے تقاریر کیں اور انیس مطالبات تحریک جدید پر بالوضاحت روشنی ڈالی۔ سب حاضرین نے اقرار کیا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ جملہ امور پر عمل کرینگے

خاکسار محمد عبدالمجید سیکرٹری

منٹگمری

۳۰ مئی۔ ۸ بجے صبح احمدیہ مسجد منٹگمری میں تحریک جدید کا جلسہ زیر صدارت اخوند محمد اکبر خان صاحب ایچ۔ ڈی۔ سی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد دوستوں نے تحریک جدید کے جملہ مطالبات پر وضاحت سے روشنی ڈالی۔ چوہدری خورشید احمد صاحب وکیل چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل۔ سید محمد حسین صاحب سکول ماسٹر۔ ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب اور ڈاکٹر غلام حسین صاحب چالوسی نے دلچسپ تمثیلات اور مدلل رنگ میں احمدی بھائیوں کے ذہن نشین کرایا۔ کہ تحریک جدید کیا ہے اور اس کے مطالبات کو پورا کرنا کس قدر ضروری ہے۔ ساڑھے گیارہ بجے جلسہ ختم ہوا۔

سیکرٹری تبلیغ

بیگم پور کنڈھی ضلع ہوشیارپور

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت جلسہ تحریک جدید بر مکان خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب منعقد ہوا۔ جس میں قریباً تمام احمدی عورتیں شامل ہوئیں۔ بچوں کو بھی شامل کیا گیا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تمام مطالبات پر خصوصاً جو عورتوں سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔ پوری طرح روشنی ڈالی گئی۔ خدا کے فضل سے یہاں کی مستورات سوائے ایک بہن کے اپنا چندہ تحریک جدید ادا کر چکی ہیں۔

خاکسار۔ خورشید بیگم بنت خانبہادر چوہدری نعمت خان صاحب بیگم پور کنڈھی ضلع ہوشیارپور

336

ماہ مئی میں چندہ تحریک جدید کے وعدے پورے کرنیوالے مخلصین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جن مخلصین نے تیسرے سال کے وعدوں کو ماہ مئی میں پورا کر دیا ہے۔ ان کی فہرست سیدنا امیر المومنین حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کے لئے پیش کر کے شکریہ کے ساتھ اس لئے شائع کی جاتی ہے۔ کہ وہ دوست جن کے وعدوں کی رقوم واجب الادا ہیں۔ جہاں تک جلد ممکن ہو۔ ماہ جون میں پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔

بعض احباب کا خیال ہے۔ کہ سال کے آخر تک رقم ادا کر دیں گے۔ ابھی تو ساتواں مہینہ ہی شروع ہوا ہے۔

ایسے دوستوں کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد یاد رہنا چاہیئے

یاد رکھو! نیکی جتنی جلدی کی جائے۔ اتنا ہی زیادہ ثواب ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ جو لوگ یہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ آخر میں دیدیں گے۔ بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے۔ بعض نے مجھے خطوط لکھے۔ کہ ہم نے خیال کیا تھا۔ کہ بعد میں دیدیں گے۔ مگر بدبختی سے ملازمت جاتی رہی۔ یا آمد کے دوسرے ذرائع بند ہو گئے۔ پس یہ مت خیال کرو۔ کہ سال کے آخر تک دیدیں گے۔ جو لوگ آخر وقت میں نماز پڑھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ بھول بھی جاتے ہیں۔ پس پہلے دینے کا زیادہ ثواب ہوتا ہے۔ جو شخص آج دیتا ہے۔ وہ اگلے دسمبر میں دینے والے سے پہلے ثواب حاصل کرتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اسے چھوڑا جا سکے۔ جو لوگ ایک دن ملازمت میں پہلے شامل ہوتے ہیں وہ ساری عمر سینیئر رہتے ہیں اسی طرح یہ سمجھ لو کہ خدا کے انعام پہلے اس پہ ہونگے جو پہلے شامل ہوتا ہے سوائے ایسی مجبوری کے جو خدا کے ہاں بھی مجبوری ہو لیکن مجبوری وہ نہیں جو انسان اپنے لئے خود قرار دے لے۔" (فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان) فہرست حسب ذیل ہے

سیدہ ام طاہر احمد صاحب سلمہا اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے ۔/۲۱۸

سیدہ ام طاہر احمد صاحب سلمہا اللہ تعالیٰ مسعود و داؤد کی طرف سے ۔/۱۲

سیدہ ام طاہر احمد صاحب سلمہا اللہ تعالیٰ امۃ الحکیم و خلیل احمد۔ طاہر احمد و باسط احمد کی طرف سے ۔/۲۰

(میزان ۔/۲۸۰ — ہندسہ پوری طرح واضح نہیں)

اہلیہ مولوی ظہور حسین صاحب محلہ دار الرحمت ۔/۲۰

" ڈاکٹر محمد عظیم صاحب ۔/۲۰

" مولانا جلال الدین صاحب شمس ۔/۱۰

والدہ صاحبہ بابو محمد رشید خان صاحب سٹیشن ماسٹر ۔/۵

اہلیہ بابو محمد بخش صاحب ۔/۴/۵

" ملک سعید احمد صاحب بی۔ اے ۔/۵

استانی رحمت النساء صاحبہ ۔/۱۵

والدہ صاحبہ چوہدری ولی محمد صاحب ۔/۷

اہلیہ بابو فضل احمد صاحب ۔/۱۱

والدہ قاضی عبد الرحمن صاحب ۔/۶

اہلیہ " ۔/۶

ہمشیرہ حضرت مولوی شیر علی صاحب ۔/۶

والدہ ماسٹر نذیر خان صاحب ۔/۶

اہلیہ ملک نور الدین صاحب مرحوم ۔/۵

اہلیہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی۔ اے ۔/۶

اہلیہ مولوی عبد الرحمن صاحب انور ۔/۲۲

اہلیہ منشی محمد صدیق صاحب کاتب ۔/۴/۵

والدہ و اہلیہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب اتالیق ۔/۱۲

اہلیہ مہاشہ محمد عمر صاحب مبلغ ۔/۶

" منشی محمد الدین صاحب مختار ۔/۷

اہلیہ مولوی تاج الدین صاحب ۔/۱۰

مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز ۔/۱۰

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ۔/۲۴

حکیم غلام حسن صاحب ۔/۱۵

مولوی محمد نذیر صاحب قریشی ۔/۷

چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ معہ والدہ صاحبہ ۔/۲۶

مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ ۔/۲۰

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی معہ اہلیہ صاحبہ ۔/۶۰

خانصاحب منشی برکت علی صاحب ۔/۲۲۸

ملک عبد العظیم صاحب دفتر قضاء ۔/۳۰

چوہدری عبد المجید صاحب بی۔ اے رکن ادارہ الفضل ۔/۲۱

منشی عبد الحفیظ صاحب کاتب الفضل ۔/۱۰

منشی محمد الدین صاحب کلرک الفضل ۔/۸/۵

مولوی عبد الرحمن صاحب جٹ ۔/۴۰

میاں محمد الدین صاحب دار الشیوخ ۔/۵

منشی محمد اسحق صاحب دار الصحت ۔/۱۵

میاں ارشاد علی صاحب ۔/۵

مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی ۔/۲۰

ماسٹر چراغ محمد صاحب ۔/۱۵

عبد المجید صاحب دوکاندار ۔/۱۵

مرزا منور احمد صاحب ۔/۶

ماسٹر غلام محمد صاحب ہیڈ ماسٹر ۔/۱۵

مولوی جان محمد صاحب ۔/۱۶

منشی غلام محمد صاحب ۔/۱۰

ماسٹر عبد الرحمن صاحب اتالیق ۔/۱۸

سیٹھ ابوبکر یوسف جمال صاحب ۔/۵

بھائی نور احمد صاحب سنوری ۔/۱۰

عبد الرحیم صاحب دوکاندار ۔/۸/۷

شیخ نور الدین صاحب ۔/۶

خان بہادر غلام محمد صاحب ۔/۲۲۵

گورداسپور

مرزا عبد الحق صاحب وکیل ۔/۱۱۰

شیخ محمد عمر صاحب ۔/۳۰

شیخ محمد حسین صاحب ۔/۲۰

فضل کریم صاحب ۔/۶

مہر رحیم بخش صاحب بھیرو چیچی ۔/۶

شیخ ارشد علی صاحب ڈیرہ غازی خان ۔/۳ (؟)

محمد نذیر صاحب میانی شیرا ۔/۵

سیالکوٹ

محمد حنیف صاحب ۔/۵

شیخ عبد الحفیظ صاحب ۔/۱۵۰

محمد اقبال صاحب ۔/۱۸

اہلیہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب ۔/۱۰

حافظ عنایت اللہ صاحب نارووال ۔/۵

رحمت علی صاحب عزیز پور ڈگری ۔/۷

چوہدری عنایت اللہ خانصاحب بہلولپور ۔/۴۰

ہمشیرہ صاحبہ " " ۔/۲۰

رشیدہ بیگم صاحبہ " ۔/۵۴

چوہدری اللہ رکھا صاحب مباکو بھٹی ۔/۶

حسام الدین صاحب " ۔/۶

مشترکہ رقم چھوٹی لڑکیاں " ۔/۸/۵

ملک امام الدین صاحب ولد گلاب الدین صاحب جھگڑیاں ۔/۸

چوہدری فضل احمد صاحب پنڈی ۔/۸/۷

لاہور

سارہ بنت شیخ عبد الحمید صاحب آڈیٹر ۔/۸

سلمیٰ " " ۔/۵

بشریٰ " " ۔/۵

سید دلاور شاہ صاحب ۔/۵

اہلیہ بابو شمس الدین صاحب ۔/۷

بشیر احمد صاحب پسر شمس الدین صاحب ۔/۱۰

اہلیہ قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے ۔/۱۰

" مستری محمد موسیٰ صاحب ۔/۵

" " عبد الماجد صاحب ۔/۵

" محمد بشیر صاحب ۔/۵

طالعہ بی بی صاحبہ ۔/۵

محمد اسمٰعیل صاحب اعجاز ۔/۱۰

بابو نواب الدین صاحب ۔/۱۵۰

محمد حنیف صاحب ۔/۵

مرزا بشیر احمد صاحب گنج ۔/۱۰

اہلیہ خورشید احمد صاحب ۔/۵

شیخ محمد شفیع صاحب مزنگ ۔/۸۰

ڈاکٹر سعید احمد صاحب سورسنگھ ۔/۶۲

بابو محمد اکبر علی صاحب پکی ٹھٹی ۔/۵

شیخوپورہ

ماسٹر محمد ابراہیم صاحب معہ اہلیہ ننکانہ ۔/۱۲

" عبد الکریم صاحب " ۔/۵

رابعہ بی بی والدہ صاحبہ اقبال احمد صاحب چک چہور ۔/۵

سید محمد مسعود صاحب سانگلہ ہل ۔/۳۰

احمد حیات صاحب جسووال ۔/۸

دیگر اضلاع

حکیم محمد سعید صاحب بقاپور گوجرانوالہ ۔/۵

حافظ رحیم بخش صاحب رام تارڈ ۔/۵

بابو محمد مدد علی صاحب سکھیکی ۔/۲۸

اہلیہ صاحبہ ملک محمد حنیف صاحب امین آباد ۔/۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر عبدالحمید صاحب معہ اہلیہ لائلپور ۱۱۰/-
ماسٹر عطا حسین صاحب گوجرہ ۱۲/-
سید محمد طفیل شاہ صاحب " ۶/۸/-
ہمشیرہ ستاں صاحبہ ۵/-
سید عبدالحی صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ۳۰/-
ماسٹر کریم بخش صاحب چک ۱۷۸ ۳۱/-
ڈاکٹر نور احمد صاحب معہ اہل و عیال چک ۳۱ ۷۰/-
منشی سعد اللہ خانصاحب ستیانہ جھنگ ۵/-
میاں غلام محمد صاحب ہیل اوورسیر چنیوٹ ۶/-
میاں محمد بشیر صاحب لنگو ۵/-
منشی محمد سعد اللہ صاحب " ۵/-
چوہدری عزیز الدین احمد صاحب سرگودھا ۱۱۰/-
مرزا اصفدر بیگ صاحب شاہ پور ۵۰/-
ماسٹر ضیاء الدین صاحب معہ اہلیہ مڈھ رانجھا ۱۱/-
ماسٹر امام بخش صاحب ڈھاک ۱۳/۸/-
بیندسے خانصاحب چک ۸۶ ۲۵/-
میاں محمد ابراہیم صاحب گجرات ۵/۸/-
مولوی محمد اشرف صاحب " ۱۵/-
ملک برکت علی صاحب کنجاہ ۱۵/-
چوہدری غلام محمد صاحب " ۸/-
اہلیہ ملک برکت علی صاحب لالہ موسیٰ ۷/-
کرم الٰہی صاحب " ۵/-
مولوی غلام محمد صاحب شیخ پور ۵/-
باز خان صاحب تہال ۷/-
کریم اللہ صاحب " ۷/-
ماسٹر شیر عالم صاحب بی۔اے بی۔ٹی معہ اہلیہ پاہڑیانوالی ۱۳۰/-
سید امام شاہ صاحب مونگ ۷/-
ڈاکٹر اعظم علی خانصاحب آزادان گجرات ۷۰/-
سپاہی غلام رسول صاحب راولپنڈی ۵/-
شیخ مسعود الرحمٰن خانصاحب معہ اہلیہ راولپنڈی ۹/-
سید اکبر صاحب کھوٹہ راولپنڈی ۱۲/-
منشی غلام رسول صاحب ڈیرہ غازیخان ۷/-
اہلیہ چوہدری اعظم علی صاحب سب جج زیرہ ۵/-
چوہدری عابد علی صاحب پسر چوہدری اعظم علی صاحب سب جج زیرہ ۵/-
چوہدری حامد علی صاحب پسر چوہدری اعظم علی صاحب سب جج زیرہ ۵/-
مکرمہ محترمہ والدہ سردار امیر محمد خانصاحب

کوٹ قیصرانی ۷۰/-
ایچ۔ ایم۔ مرغوب اللہ صاحب معہ اہلیہ و بچگان و پھوپھی صاحبہ پشاور ۸۰/-
شیخ عبدالرشید صاحب پشاور ۱۰/-
چوہدری محمد امین صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۱۶/-
ڈاکٹر نواب علی خانصاحب مردان ۲۰/-
مستری محمد یعقوب صاحب " ۲۵/-
مولوی معین الدین صاحب " ۱۰/-
محمد سرور خان صاحب چارسدہ ۱۰/-
ڈاکٹر برکت اللہ صاحب کوٹ فتح خان ۳۰/-
سید محمد منیر شاہ صاحب اکوڑہ خٹک معہ اہلیہ صاحبہ ۴۰/-
بابو سلیم اللہ صاحب کوہاٹ ۱۰/-
صوفی رحمت اللہ صاحب مانسہرہ ۱۲/-
محمد سعید صاحب ایبٹ آباد ۵/-
بابو عبدالکریم صاحب کیمبل پور ۲۰/-
ماسٹر رکن الدین صاحب خان مٹھا خیل کوہاٹ ۳۶/-
سید سردار علی شاہ صاحب بنوں ۵۰/-
حاجی محمد صاحب بخشند ۳۰/-
اہل و عیال والدہ شرف بی بی صاحبہ بنوں ۲۰/-
ماسٹر بشیر احمد صاحب ملتان ۲/۸/-
عبدالسلام صاحب " ۵/-
شیخ مولا بخش صاحب دینا پور ۱۲/۸/-
" محمد حسین صاحب " ۷/۸/-
" محمد اسلم صاحب " ۶/۴/-
فاطمہ بی بی صاحبہ " ۶/۴/-
کنیز بی بی صاحبہ " ۶/۴/-
مریم بی بی صاحبہ " ۱۱/۴/-
بابو فیض محمد صاحب منٹگمری ۳۰/-
بابو نصیر احمد صاحب " ۱۵/-
شیخ نصیر احمد خان صاحب منٹگمری ۵/-
سید محمد حسین شاہ صاحب " ۵/-
چوہدری نذیر احمد صاحب چک ۳۰ ۵/-
منشی نور محمد صاحب پاکپتن ۱۰/-
" حشمت علی صاحب " ۵/-
ماسٹر عمر الدین صاحب کھجور والہ ۲۴/-
میاں محمد شریف صاحب۔ ای۔ اے۔ سی قصور ۵۰/-
رستم علی صاحب زیرہ ۵/-
چوہدری عبداللہ خان صاحب زیرہ ۵/-
غلام محی الدین صاحب " ۵/-
شہزادہ صاحب " ۵/-
منشی فیض محمد صاحب ۵/-

خیر الدین صاحب بنگہ ۶/۴
ماسٹر محمد اقبال حسین صاحب کرتار پور ۳۲/-
چوہدری فقیر محمد صاحب معہ اہل و عیال فاضلکا ۳۲۷/-
سید پیر حاجی احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ مرحومہ ہوشیارپور ۱۰/-
ماسٹر رشید احمد ماہل پور ہوشیارپور ۲۰/-
رحمت اللہ صاحب ۶/-
نذیر بیگم صاحبہ بنت چوہدری نعمت خان صاحب ریٹائرڈ سشن جج بیگم پور کنڈھی ۳۰/-
خورشید بیگم صاحبہ بنت چوہدری نعمت
خان صاحب ریٹائرڈ سشن جج بیگم پور کنڈھی ۳۰/-
احمد خان صاحب گوہر ہوشیارپور ۵/-
ڈاکٹر عطا محمد صاحب دسوہہ ۲۵/-
ماسٹر نور محمد صاحب گگریٹ ۵۰/-
منشی عبدالقادر صاحب نابھہ ۸/-
میاں کرم الٰہی صاحب " ۶/-
صوفی رشید احمد صاحب سنور ۵/-
سید محمد منعم صاحب سنور ۷/۸
منشی رحمت اللہ صاحب " ۱۰/-
منشی مولا بخش صاحب " ۹/-
رحیم بخش صاحب ملودھ ۳۰/-
مستری محمد حسن صاحب برنالہ ۱۳/-
(باقی)

بعدالت ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

(ابتدائی جانب) سول

مقدمہ نمبر ۶۳ آف ۱۹۳۷ء

بمعاملہ انڈین کمپنیز ایکٹ نمبر ۷ آف ۱۹۱۳ء اور کلسانہ کمرشل سنڈیکیٹ لمیٹڈ کرنال اور مسٹر سادھو رام مینجنگ ڈائرکٹر اور چھ دیگر ڈائرکٹروں کی درخواست زیر دفعہ سیکشن نمبر ۱۲ (۲) آف انڈین کمپنیز ایکٹ

بنام جملہ متعلقین

بذریعہ اعلان ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر سادھو رام مینجنگ ڈائرکٹر اور چھ دوسرے ڈائرکٹروں نے ۲۶ فروری ۱۹۳۷ء کو درخواست دی ہے کہ کلسانہ کمرشل سنڈیکیٹ لمیٹڈ کرنال کو اپنا رجسٹرڈ آفس کرنال سے کلسانہ میں تبدیل کرنے کی اجازت دی جائے۔ اور نیز اسی ضمن میں سنڈیکیٹ ہذا کے کلاز نمبر ۲ آف میمورنڈم آف ایسوسی ایشن میں تبدیلی کی منظوری دی جائے۔

حکم دیا گیا ہے کہ یہ درخواست عدالت ہذا میں ۱۸ رجون ۱۹۳۷ء کو بوقت دس بجے صبح سنی جائے گی۔ اگر کوئی شخص ایکٹ ہذا کے ماتحت اس قسم کی اجازت دئے جانے کا مخالف ہو۔ تو اسے چاہیئے کہ درخواست کی سماعت کے وقت بذات خود یا اپنے ایڈووکیٹ یا مختار کے ذریعہ اس غرض کے لئے عدالت میں حاضر ہو۔ اگر کوئی شخص درخواست مندرجہ صدر کی نقل حاصل کرنا چاہے۔ تو اس کی درخواست پر اور حسب ضابطہ رقم ادا کرنے پر نقل مل سکتی ہے۔

آج ۲ رجون ۱۹۳۷ء کو بثبت میرے دستخط اور ہائیکورٹ کی مہر سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) ایچ۔ او۔ ٹیلر اسسٹنٹ ڈپٹی رجسٹرار

اشتہار دیوالیہ زیر دفعہ ۱۹ (۲) ایکٹ دیوالیہ ۵ سنہ ۱۹۲۰ء

بعدالت جناب ملک احمد خانصاحب بی۔ اے بی سی ایس
سینئر سب جج بہادر سیالکوٹ

مقدمہ نمبر ۱۳ سال ۱۹۳۷ء

بھگوان سنگھ ولد سردار لال سنگھ قوم جٹ ساکن مانک تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ سائل

بنام

گوربخش رائے۔ تلسی رام۔ اننت رام۔ گنپت رائے پسران بوٹا شاہ قوم چیتر تھ ساکن کنجروڑ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور۔ امرناتھ المعروف عمراشاہ قوم جینی ساکن نارووال۔ فتح الدین ذیلدار ساکن لدوکاہواں تحصیل نارووال۔ پنڈت جگن ناتھ۔ ہری رام روڈ مزنگ لاہور۔ رام داس کھتری۔ ہری رام روڈ مزنگ لاہور بھائی ہربن سنگھ ولد پرتاپ سنگھ قوم سکھ ساکن دھرم سالہ بھائی بستی رام بھاٹی دروازہ لاہور۔ سردار گوربچن سنگھ صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر لودہراں ضلع ملتان پنجاب زمیندارہ بنک لمیٹڈ لائل پور کوآپریٹو سوسائٹی آبادی بھگوان سنگھ چک نمبر ۱۸۵ رکھ برانچ تحصیل لائل پور۔ سردار اندر سنگھ ولد سردار لال سنگھ قوم جٹ صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر رائے ونڈ باری دوآب امرتسر۔ سردار گورچرن سنگھ صاحب بنکٹی سب ڈویژن آفیسر گنجیر ریاست بیکانیر۔ ملک غلام نبی ٹھیکیدار ساکن بنڑیال تحصیل ڈسکہ۔ زمیندارہ دکان منڈی چک جھمرہ ضلع لائل پور۔ شرم سنگھ قوم جٹ ساکن گل تحصیل نارووال۔ رنجیت سنگھ ولد بھگوان سنگھ قوم جٹ چک نمبر ۲۱۳ تحصیل وضلع لائل پور۔ امرناتھ ولد بابو رام ناتھ قوم برہمن ساکن نارووال۔ سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹڈ لائل پور۔ کبیر سنگھ ولد نامعلوم قوم جٹ۔ گورمکھ سنگھ ولد نتھا سنگھ قوم جٹ ساکنان ساہووالہ براستہ سلاروالہ تحصیل وضلع لائل پور قرضخواہان

مقدمہ ہذا میں بھگوان سنگھ سائل نے درخواست زیر دفعہ ۱۳ ایکٹ دیوالیہ برائے قرار دئے جانے دیوالیہ گزاری ہے۔ اور اس کی سماعت کے واسطے تاریخ پیشی ۲۴ ؍جولائی ۱۹۳۷ء مقرر ہوئی ہے۔ اس لئے ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جو کچھ عذر رکھتے ہو۔ تاریخ مقررہ پر اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر عدالت ہذا میں پیش کرو۔ آج بتاریخ ۲۸ ؍ماہ مئی ۱۹۳۷ء بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)   دستخط حاکم

قدرت کے دو عطیے

۱۔ پچاس اور ستر سال کی درمیانی عمر کے وہ بزرگ جو جوانی کی بہار کو دیکھنے کے آرزومند ہوں۔ صرف ایک ہفتہ دوا استعمال کر کے قدرت حق کا ملاحظہ کریں
قیمت صرف دو روپے (عہ)

۲۔ پچاس سال سے نیچے کی عمر والے مرد جوانمردی کا لطف اٹھائیں۔ پہلی ہی خوراک میں جوانی کی بہار دیکھیں۔ قیمت صرف ۱۲ فرمائش کے ہمراہ صحت اور عمر ضرور لکھیں۔

المشتہر:۔ مرزا مراد بیگ احمدی کھدریالہ ڈاکخانہ کھرکا ضلع گجرات (پنجاب)

اکسیر فتق

پانی اتر آیا ہو۔ ریحی یا تخمی کسی قسم کا ہو۔ اس دوا کے لگانے سے بذریعہ پسینہ اصلی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ بڑے سے بڑے بیضے حد اعتدال پر آکر صحت ہو جاتی ہے۔ اور آئندہ پھر یہ مرض نہیں ہوتا۔ آپ اپریشن کی زحمت کیوں اٹھاتے ہیں۔ فوراً اس دوا کا استعمال کیجئے۔ اسی طرح آنت اترنے کو بھی روک دیتی ہے۔ قیمت تین روپے (عہ)

اکسیر ذیابیطس وہ لوگ جن کو دم بدم پیشاب آتا ہے۔ اور پیشاب میں شکر آتی ہے۔ جس کی وجہ سے خواہ کیسی ہی عمدہ غذائیں کھائیں۔ سوائے کمزوری کے کوئی چارہ نہیں۔ انسان کو کمزور کرنے کے واسطے یہ مرض ایک قوی پہلوان ہے۔ **ذیابیطس** کتنا ہی پرانا ہو اس دوا سے ہمیشہ کیلئے دور ہو کر نیست و نابود ہو جاتا ہے جلد علاج کیجئے۔ اکسیر ذیابیطس سے ہزاروں مریض صحتیاب ہو چکے ہیں قیمت تین روپے۔ نوٹ:۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ حکیم ثابت علی (عالم مثنوی مولانا روم) محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

مستورات کے فائدے کے واسطے یہ تحریر کیا جاتا ہے کہ اگر وہ کسی ایک علاج معالجہ کرانے کے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ تو وہ شفاخانہ رفاہ نسواں کی طرف فوراً رجوع کریں۔ شفاخانہ رفاہ نسواں کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں۔ بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت بڑا تجربہ رکھتی ہیں۔ بے شمار بے اولاد عورتیں انکی ادویہ سے صاحب اولاد ہو چکی ہیں۔ اگر آپ اولاد چاہتی ہیں۔ تو فوراً مفصل حالات مرض تحریر کر کے دوا طلب کریں۔ انشاء اللہ ضرور آپ کی گود ہری ہوگی۔ مکمل دوا کی قیمت ہر حال میں چار روپے سے زائد نہیں ہوگی۔ محصولڈاک علاوہ سیلان الرحم یعنی سفید پانی کا خارج ہونا اس دوا کی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے۔ پتہ:۔ شفاخانہ رفاہ نسواں قادیان پنجاب

اشتہار دیوالیہ قطعی ڈسچارج

بعدالت جناب ملک احمد خانصاحب بی اے بی سی ایس
سینئر سب جج بہادر سیالکوٹ

نمبر مقدمہ ۳۰ سنہ ۱۹۳۶ء

اللہ دتا ولد بوٹا۔ اللہ رکھا ولد فتح دین اقوام جٹ ساکنان بھگی تحصیل ڈسکہ دیوالیان

بنام

انجمن دہی۔ سندر سنگھ بھاٹیہ۔ رحمت علی ولد اروڑہ جٹ۔ قائم علی ولد اروڑہ جٹ۔ رلدے کشن ولد گھنا قوم برہمن۔ محمد علی عنایت علی۔ رحمت علی نابالغان پسران عمر دین۔ اقوام جٹ بولایت غلام محمد ساکنان بھگی تحصیل ڈسکہ۔ سوہن لعل ولد جیون مل قوم کھتری۔ لائق ولد کموں قوم اروڑہ ساکنان سرانوالی تحصیل ڈسکہ قرضخواہان۔ مقدمہ مندرجہ عنوان میں اللہ دتا و اللہ رکھا مقروضان جو کہ ۱۹۳۶-۷-۱۲ کو دیوالیان قرار دئیے گئے تھے۔ بذریعہ اشتہار اخباران کے قرضخواہان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ دیوالیان مذکور بحکم مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۳۷ء قطعی ڈسچارج کئے گئے ہیں۔ آج بتاریخ ۲۶ ؍مئی ۱۹۳۷ء بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت ہذا سے جاری کیا گیا۔ دستخط حاکم

(مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پشاور ۳؍جون۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا نے وہ تمام قرضے جو صوبہ سرحد کی گورنمنٹ کے نام باقی ہیں وہ معاف کر دیئے ہیں۔ اس میں وہ دس لاکھ روپیہ بھی شامل ہے جو مصیبت زدگان کوہاٹ کے لئے دیا گیا تھا۔

شملہ ۳؍جون۔ اب اسمبلی کے افتتاح یا اختتام پر گورنر پنجاب کوئی تقریر نہیں کریں گے۔

شملہ ۳؍جون۔ سردار لال سنگھ کا یہ ریزولیوشن کہ صوبہ پنجاب میں پانچسالہ پروگرام تنظیم دیہات کے متعلق جاری کیا جائے۔ داخل کر لیا گیا ہے

شملہ ۳؍جون۔ لالہ دنی چند انبالوی کا یہ ریزولیوشن کہ گورنر جنرل خطاب عطا نہ کیا کرے۔ سپیکر نے ناجائز قرار دیا ہے۔

شملہ ۳؍جون۔ سردار ہری سنگھ نے پنجاب اسمبلی میں یہ تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ گورنمنٹ شملے نہ جایا کرے۔

اسکندرونہ ۳؍جون۔ ملک شام لنجک۔ انطاکیہ اور اسکندرونہ میں عربوں اور ارمنیوں نے عام ہڑتال کا اعلان کر دیا ہے۔ اس ہڑتال کا مقصد لیگ اقوام کے اس فیصلہ کے خلاف پروٹسٹ کرنا ہے۔ جو اس نے علاقہ لنجک کے آئندہ نظم و نسق کے متعلق کیا ہے

کلکتہ ۳؍جون۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر فضل الحق چیف منسٹر بنگال۔ مسٹر این۔ آر سرکار فنانس منسٹر اور نظام الدین ہوم منسٹر چند دنوں سے دارجلنگ میں مسٹر سی ایس خیر دا انسپکٹر جنرل پولیس اور دیگر پولیٹیکل افسروں کے ساتھ تبادلہ خیالات کر رہے ہیں۔ اور بحث کا موضوع یہ ہے۔ کہ پولیٹیکل نظر بندوں اور قیدیوں کو رہا کرنے کے متعلق لوگوں کے مطالبہ پر عمل کرنے کے لئے وسائل سوچے جائیں۔

سلہٹ ۳؍جون۔ آسام اسمبلی کے ممبر مسٹر عبدالمتین چوہدری نے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کرنے کے لئے ایک بل کا نوٹس دیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ تارکان وطن کو زمین دینے کے رواج کو منسوخ کر دیا جائے۔

رنگون ۲؍جون۔ لنڈن سے آمدہ ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ برما گورنمنٹ کے وزیر مالیات آنریبل ڈاکٹر ٹین مانگ ۲۷ مئی کو وہاں پہنچ گئے ہیں۔ صاحب موصوف اٹاوہ ٹیکسٹ کانفرنس کے سلسلہ میں برما کے ڈیلیگیٹ کی حیثیت سے لنڈن گئے ہیں۔

کلکتہ ۲؍جون۔ کلکتہ کے مشہور مزدور لیڈر مسٹر بی۔ سی۔ این گپتا پر جن کے خلاف ۲۳ اپریل کو جدید آئین کے خلاف منعقدہ پبلک جلسہ میں باغیانہ تقریر کرنے کے الزام میں مقدمہ زیر سماعت تھا۔ عدالت نے اب فرد جرم لگا دی ہے۔

شملہ ۳؍جون۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے صدر مسٹر سالبری ممبر سردار بہادر بدھ سنگھ اور کیپٹن لال چند اور سکرٹری مسٹر طیب جی ان دنوں شملہ آئے ہوئے ہیں۔ اور گذشتہ تین دورے سے مرکزی پبلک سروس کمیشن کی کارکردگی کا مطالعہ کر رہے ہیں

امرت سر ۳؍جون۔ ہندو سبھا کالج کے طلباء نے آج "خالصہ کالج ڈے" منانے کے لئے مکمل ہڑتال کی۔ کالج میں کسی بھی کلاس میں پڑھائی نہ ہو سکی۔ پکٹرز کالج کے دروازوں پر کھڑے رہے صبح ۹ بجے کالج کے طلباء جلوس بنا کر خالصہ کالج میں گئے۔ اور انہوں نے خالصہ کالج کے ہڑتالیوں کے ساتھ مل کر مظاہرے کئے۔ خالصہ کالج کے ہڑتالی طلباء اس وقت کالج کے دروازوں پر پکٹنگ کر رہے تھے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے صدر بھی صورت حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے یہاں پہنچ گئے ہیں۔

فیروزپور ۲؍جون۔ پنجاب گورنمنٹ نے تین روپیہ قیمت کی مچھر دانیوں یا مچھردانی بنانے کے سامان پر دو سال کے لئے پنجاب کی تمام چھاؤنیوں میں ٹرمینل ٹیکس معاف کر دیا ہے۔

بنوں ۳؍جون۔ وزیریوں کے لشکروں کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہ اپنے علاقہ میں محصور ہو گئے ہیں۔ کیونکہ ان کے ذرائع خوراک اب انگریزی فوجوں کے ہاتھوں میں آگئے ہیں۔ اب ان شورش پسند پٹھانوں کو کھانے کے لئے کچھ نہیں ملتا۔ کیونکہ بیرونی علاقہ سے کچھ چیز ان کے علاقہ میں نہیں لی جا سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ محسودوں کے علاقہ میں بھاگ گئے ہیں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ہتھیار ڈال دینے کے سوا ان کے لئے اب کوئی چارہ نہیں رہا۔

لاہور ۳؍جون۔ آج پنجاب گورنمنٹ نے "پورانک پول پرکاش" نامی کتاب مصنفہ پنڈت منشا رام کو بحق مالک معظم ضبط قرار دیا ہے۔ اور اس کی اشاعت کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ یہ کتاب آریہ ساہتیہ مندر کی طرف سے نویگ پریس۔ رنبیر پریس اور جگجیت پریس میں چھپی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے تینوں پریس سے ایک ہزار اور پانچ پانچ سو کی ضمانتیں بالترتیب طلب کی ہیں۔ آج اس سلسلہ میں تینوں پریسوں اور آریہ ساہتیہ مندر کی تلاشی لی گئی۔

لنڈن ۲؍جون۔ آج ہاؤس آف کامنز میں برطانیہ کی غیر ملکی تجارت کے شعبہ کے انچارج سکرٹری نے بیان کیا۔ کہ جہاں تک امریکہ سے برطانیہ کے تجارتی معاہدہ کا تعلق ہے۔ گفت و شنید کا سلسلہ ابھی تک ابتدائی مراحل میں ہے۔ اگر معاہدہ ہو جانے کی کوئی سبیل پیدا ہو گئی۔ تو اس صورت میں پارلیمنٹ کو شرائط پر غور و خوض کرنے کا موقعہ دیا جائے گا۔

ٹوکیو ۳؍جون۔ شاہ جاپان نے پرنس کرنائی کو وزارت مرتب کرنے کی پیشکش کی ہے۔ چنانچہ اس نے شاہ جاپان کی پیشکش کو قبول کرتے ہوئے جاپان کا وزیر اعظم بننا منظور کر لیا ہے

بمبئی ۳؍جون۔ ایک دن تک کامل امن و امان کے بعد کل رات پھر فساد زدہ علاقہ میں اکے دکے حملوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ چنانچہ حملوں کی چھ وارداتوں کی اطلاع موصول ہو چکی ہے۔ دو اشخاص کی حالت تشویشناک بیان کی جاتی ہے۔ چار زخمیوں کو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا پولیس کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ مہلک یا شدید طور پر زخمی ہونے والوں پر حملہ کرنے والے کو گرفتار کرانے میں پولیس کی مدد کرنے یا گرفتار کر کے پولیس کے حوالے کرنے والے کو پانچ صد روپیہ انعام دیا جائے گا۔ پولیس ملازموں کو انعام کا حقدار نہیں سمجھا جائے گا۔

راولپنڈی ۳؍جون۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ضلع پٹ ور کے زمینداروں کی ایک بہت بڑی تعداد کو عدم ادائیگی مالیہ برائے ۱۹۳۵-۳۶ء کی وجہ سے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جوڈیشل حوالاتیں بالکل بھر چکی ہیں۔ علاوہ ازیں بہت سے زمینداروں کے خلاف ابھی وارنٹوں کی تعمیل نہیں ہو سکی۔

شملہ ۳؍جون۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے ممبر اسمبلی کے ہر اجلاس میں شرکت کرنے کے بغیر پندرہ صد روپیہ کی سالانہ آمدنی نہیں لے سکیں گے سیلیکٹ کمیٹی نے یہ سفارش کی ہے۔ کہ جس روز کوئی ممبر غیر حاضر رہے۔ اس کی تنخواہ سے دس روپے کاٹ لئے جائیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ممبر زیادہ تعداد میں اجلاس میں حاضر رہا کریں گے

لاہور ۳؍جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ میاں عبدالعزیز سابق امیدوار سنٹرل اسمبلی کی آنریری مجسٹریٹی کے لئے سفارش کی گئی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر ...